B.A Part I Urdu (Hon) Paper II

Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of Urdu.
Dr. L.K.V.D College

سحرالبیان کی روشنی میں میر حسن کی مثنوی نگاری

میر ضاحک کا خاندان مرثیہ گوئی کے فن میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ میر حسن کے بیٹوں میں خلیق اور میر خلق بہت مشہور ہوئے۔ ان دونوں میں میر خلیق اعلیٰ پایہ کے مرثیہ گو تھے مگر سب سے زیادہ شہرت اور مقبولیت میر حسن کے پوتے میر انیس نے مرثیہ گوئی کے فن میں حاصل کی اور اس فن کو خوب ترقی دی۔

میر حسن کی تصانیف میں ایک دیوان ایک تذکرہ شعرائے اردو اور کئی مثنویاں ہیں مثنویوں میں سب سے زیادہ شہرت "سحرالبیان" کو ملی یہ مثنوی میر حسن کا شاہکار اور اردو ادب میں Classic کی حیثیت کی حامل ہے۔ یہ مثنوی میر حسن نے اپنے انتقال سے تین سال قبل ۱۷۸۴ء میں مکمل کی۔ ڈاکٹر جان گل کرائسٹ کی فرمائش پر ۱۸۰۲ء میں میر بہادر علی حسینی نے اس کو نثر میں لکھا۔ ۱۸۰۳ء میں پہلی بار فورٹ ولیم کالج کلکتہ سے شائع ہوئی۔ دوسرا ایڈیشن ۱۸۰۵ء میں کلکتہ سے پھر شائع ہوا۔ مثنوی سحرالبیان اتنی مقبول ہوئی کہ آگرہ اور کلکتہ سے اس کے انگریزی اور ہندی ترجمے شائع ہوئے حتیٰ کہ پشتو زبان میں بھی اس کا منظوم ترجمہ ملا احمد تراہی نے کیا جو ۱۸۹۵ء میں مردان سے شائع ہوا

میر حسن نے سب سے پہلے تذکرہ شعرائے اردو مرتب کیا۔ اور پھر خود بھی ایک دیوان تیار کیا۔ اس کے بعد انہوں نے گیارہ مثنویاں لکھیں۔ ان مثنویوں میں۔ مثنوی سحرالبیان کو سب سے بلند مقام حاصل ہوا۔ میر حسن اپنی مثنویات کو ہر طرح کی ادبی چاشنی

سے بھی فیض یاب کرتے ہیں۔ روز مرہ محاورے تشبیہات، تلمیحات اور اشارات وہ کنایات کو بھی حسب محل نہایت مہارت اور خوب صورتی سے نبھاتے ہیں۔ منظر کشی کا انہیں بڑا ملکہ حاصل ہے۔ یوں تو رواں بیان دیتے ہیں لیکن ہر چیز کو اس کی اپنی اہمیت کے مطابق مقام و مرتبہ بخشتے ہیں۔ اپنی مثنویوں میں میر حسن کردار نگاری پر بھی پوری توجہ دیتے ہیں۔ یہ خوبی ان کی مشہور زمانہ مثنوی سحر البیان میں سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ میر حسن کی تمام مثنویوں پر برجستگی اور بے ساختگی بھی موجود ہے۔ وہ یکسانی بھی پیدا کرتے ہیں اور دلچسپی اور حسن بھی برقرار رکھتے ہیں وہ اپنی مثنویات میں دلی کی سادہ ٹکسالی اور روز مرہ کی زبان استعمال کرتے ہیں۔ جس میں بیان کی شیرینی اور لطافت کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔

میر حسن کی مثنوی سحر البیان اردو زبان و ادب میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ الفاظ میں سادگی اور سلاست اس کے بیت سے شعر ضرب المثال بن گئے ہیں۔ ؎

اب دیوانی سی ہر سمت پھرنے لگی ÷ درختوں پہ جا جا گرنے لگی —

Shahnaj Ara.